پاکستان اور اچھوت

چودھری افضل حق (احرار)

ebooks.i360.pk

مکتبۂ اُردو لاہور

ebooks.i360.pk

پاکستان اور چھوت

چودھری افضل حق

ebooks.i360.pk

مکتبہ اردو لاہور

ebooks.i360.pk

ebooks.i360.pk

طبع اوّل

تعداد ایک ہزار

مرکنٹائل پریس لاہور میں باہتمام چودھری نذیر احمد پرنٹر پبلشر چھپکر مکتبہ اردو لاہور سے شائع ہوئی

ebooks.i360.pk

پیش لفظ

ہندوستان کا فرقہ وارانہ مسئلہ ایک عجیب اور پیچیدہ صورت اختیار کر چکا ہے اکثریت کی غیر رواداری نے مسلمانوں کو تقسیم ہند کے مطالبہ پر مجبور کر دیا ہے۔ ملک کی ہر جماعت اور ہر طبقہ نے اسلامیانِ ہند کے اس مطالبہ پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ پیشِ نظر کتاب مجلس احرار کے نقطۂ نظر کی مظہر ہے۔

قبلہ چودھری افضل حق صاحب علیہ الرحمۃ اردو کے بہترین و کامیاب ادیب تھے لیکن پاکستان کا مسئلہ اپنی ہمہ گیری کی وجہ سے اس بات کا تقاضا کرتا تھا کہ یہ کتاب اردو نہ جاننے والے لوگوں تک بھی پہنچ جائے۔ چنانچہ مرحوم نے بجائے اردو کے انگریزی کو ذریعۂ[1] اظہار بنایا۔ مگر ملک کے اردو خواں طبقہ نے مطالبہ کیا کہ اسے اردو میں بھی شائع کیا جائے۔ چنانچہ مرحوم کے ارشاد پر میں[2] نے اس کا ترجمہ کیا جو ان کی خواہش اور اجازت سے اخبار "زمزم" لاہور میں بالاقساط چھپا۔

ارادہ تھا کہ اسے کتابی صورت میں بھی شائع کیا جائے لیکن کاغذ کی گراں یابی بلکہ نایابی نے اس خواہش کی تکمیل میں صبر آزما التوا پیدا کر دیا۔ اور کچھ عرصہ سے تو اس کے چھپنے کی کوئی امید باقی نہ

---

[1] چودھری صاحب نے یہ کتاب راولپنڈی جیل کے زمانہ اسیری میں لکھی تھی۔
[2] مصنّف کے تمام خیالات سے مترجم کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

ebooks.i360.pk

مسئلہ

مسٹر جناح نے ایک بیدرد دہشت پسند کی طرح ہمارے درمیان ایک بم پھینکا ہے جس سے انتشار اور ابتری پیدا ہو گئی ہے۔ حالانکہ آج متحدہ عمل وقت کی سب سے بڑی ضرورت تھی کٹر قوم پرست جناح اول درجے کا فرقہ پسند بن چکا ہے ہمیں اس سوال پر اچھی طرح سوچ وچار کرنی چاہیئے مسٹر جناح کی زیرِ قیادت مسلم لیگ نے تقسیم ہند کی جو قرارداد منظور کی ہے اسے اگر کلیۃً شر انگیز نہیں کہا جا سکتا تو کم از کم اسے مصلحتِ وقت کے خلاف ضرور کہا جا سکتا ہے۔ یہ اس امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ ہندوستانی سیاست ایک سخت مرض میں مبتلا ہے جناح ایک ہوشیار سیاست دان ہے۔ اور اس نے ہندوستان کی دو بڑی قوموں کی چپقلش سے پورا فائدہ اٹھایا ہے۔ اور زخم پر پھاہا رکھنے کے بجائے خنجر سے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا مناسب سمجھا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ مسلم لیگی رہنما قرارداد لاہور کے منطقی نتائج اخذ نہ کریں۔ بلکہ تحریک

ebooks.i360.pk

شروع ہو چکی ہے اور اس کے دور رس اثرات سے آنکھیں نہیں موندی جا سکتیں مسلمانوں کے ایک علیحدہ قوم ہونے کا نعرہ مسلم عوام پر یقیناً گہرا اثر مرتب کرے گا مسلمان سرمایہ داروں کے تفسیمی رجحانات کو آسانی سے روکا نہیں جا سکتا مسلمان جنتا سرمایہ داروں کے قبضہ میں ہے۔ اونچے طبقوں کے خیالات کا تمام مسلم قوم کے ذہن پر چھا جانا ایک یقینی بات ہے۔ موجودہ حالات کو دیکھ کر یہ نتیجہ بآسانی نکالا جا سکتا ہے کہ آئندہ اختلافات اتنے بڑھ جائیں گے کہ گذشتہ فرقہ دارانہ فسادات مستقبل کے فسادات کے سامنے ماند پڑ جائیں گے مسٹر جناح کی تجویز ایک مردہ بچہ کا جنم نہیں ہے بلکہ لیگ نے کئی سروں ڈال دیا جاسکے اور اگر اس پر پوری طرح قابو نہ پایا گیا تو یہ بہت زیادہ ضرر کا باعث ہوگا حل طلب مسئلہ یہ ہے کہ لیگی قرارداد نے جو پریشان کن صورت پیدا کر دی ہے اس پر کس طرح قابو پایا جا سکتا ہے میں تو یہ کہوں گا کہ ہمیں پہلے اس مطالبہ کی پشت پر کام کرنے والی طاقتوں کا ٹھنڈے دل سے تجزیہ کرنا چاہئے اور نسخہ تجویز کرنے سے پہلے مرض کے اسباب معلوم کرنے ہوں گے۔

دنیا آج اس بات پر حیران ہے کہ کس طرح نازی لیڈروں نے آریہ نسل کی فوقیت کے لغو نظریہ پر اپنا اقتدار استوار کیا ہے۔ اور یورپ کی متمدن ترین قوم نے چپکے سے غیر مہذب ہٹلر کی قیادت کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہے ہندوستانی سیاست کو سلجھانے کے لئے فرقہ دارانہ تاریخ پر ایک نظر ڈالنا ضروری ہے۔ بلند بانگ دعاوی اور غیر ضروری فرسودہ باتیں عبث ثابت ہوں گی اور ان سے صورت حال اور پیچیدہ ہو جائے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ برطانی راج سے پہلے بھی یہاں فرقہ داری موجود تھی۔ اور بدیشی اقتدار کے بعد بھی موجود ہے۔ ہمارے قومی رہنماؤں نے اس مسئلہ کے حقائق پر نگاہ نہیں ڈالی چنانچہ اب حالت ناقابل اصلاح ہو چکی ہے۔ مجھے اس کا اعتراف ہے کہ ہمارے نیتاؤں نے ملک کے سیاسی مسائل پر قابو پانے کی بڑی تندہی سے

کوشش کی ہے لیکن ان کی یہ کوشش بہت زیادہ زیرک و دانشمندانہ نہ تھی ہم ہمیشہ یہ خیال کر کے مطمئن ہو گئے۔ کہ مسلم عوام چند سیاسی حقوق کا تقاضا کر رہے ہیں۔ اور ملک کے فرقہ دارانہ سوال کا اس کے سوا اور کوئی پہلو نہیں۔ اس واہمہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے لیڈروں نے فرقہ دارانہ سوال پر ایک غلط زاویہ سے نگاہ ڈالی حقیقت میں یہ مسئلہ سیاسی بھی ہے اور مذہبی بھی، تاریخی اور مجلسی و اقتصادی بھی۔ مگر اس کے مذہبی پہلو کو غیر ضروری اہمیت دے دی گئی ہے۔ اور مجلسی و اقتصادی پہلو بالکل نظر انداز کر دیئے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم لیگ ہماری غلط رہنمائی کر رہی ہے تقسیم ہند کا نعرہ کیوں زور پکڑتا جا رہا ہے؟ اس کی وجہ واضح ہے مسلم عوام ہندو کے خلاف بھرے بیٹھے ہیں لیکن کیوں؟ اس سوال کا جو تجزیہ میں نے کیا ہے وہ ہندو کے پسندِ خاطر نہیں ہو گا۔ اور جو حل میں نے پیش کیا ہے۔ اس کے اساسی اصول مسلم لیگیوں کو مرغوب نہیں ہوں گے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ اس سوال کا جو مطالعہ میں نے کیا ہے وہ اسّی فی صدی درست ہے اور جو علاج میں نے تجویز کیا ہے وہ سو فی صدی صحیح ہے میں یہ جانتا ہوں کہ کٹر قوم پرست اور سخت فرقہ پرست میری اس کتاب پر ناک بھوں چڑھائیں گے مگر میرا اس کتاب کے لکھنے سے مقصد یہ نہیں ہے کہ اس کی اشاعت عام اور مقبولیت ہمہ گیر ہو میرے سامنے صرف ایک مقصد ہے میں ملک کے تمام فرقوں کے اعتدال پسند عناصر کے سامنے مسئلہ کا اصلی رُخ پیش کرنا چاہتا ہوں ہٹلر کے نسلی تفوق کا نظریہ ہمیں ایک مہیب مذاق معلوم ہو سکتا ہے مگر اس نظریہ کی پشت پر شکایات کی ایک ٹھوس چٹان ہے ورسائی میثاق نے جرمن قوم پر نہ صرف سیاسی غلامی ہی ٹھونسی بلکہ اسے اقتصادی طور پر قلاش بھی کر دیا میثاق ورسائی سے جرمن قوم پر جن مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹے ہیں اگر میں اس کا ایک چوتھائی بھی بیان کر دوں تو یقیناً آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ "احمق کی باتیں" کا فاضل مصنف

ebooks.i360.pk